۳۔ ہجرتِ مدینہ اور غزوات

(i) ہجرتِ مدینہ ۱۳ نبوی (۶۲۲ء)

مقاصد تدریس

اس سبق کا مطالعہ کر کے طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ بیان کرسکیں گے کہ:

- ☆ ہجرت کا مفہوم کیا ہے۔
- ☆ ہجرتِ مدینہ کیوں ضروری ہو گئی تھی۔
- ☆ ہجرتِ مدینہ کے اسباب کیا ہیں۔
- ☆ ہجرتِ مدینہ کے واقعات کیا تھے۔
- ☆ ہجرتِ مدینہ کے کیا اثرات نکلے۔

ہجرت کے لغوی معنی کسی چیز کو چھوڑ دینا، کسی کام کو ترک کر دینا لیکن اصطلاحی معنوں میں ہجرت اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اسلام کی سربلندی اور ملت مسلمہ کی بہبود کے لئے وطن چھوڑنا، رشتے دار، جائیداد اور دیگر مفادات چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہو کر اپنا مستقل وطن سمجھ لینا۔

نبوت کے تیرہویں سال ہجرت کا واقعہ پیش آیا جس سے اسلامی تاریخ بدل گئی۔ آنحضرت ﷺ کو مکہ سے بہت محبت تھی وہ اس شہر کو کسی قیمت پر بھی چھوڑنا نہیں چاہتے تھے مگر اہل مکہ نے آپ ﷺ کو ہجرت پر مجبور کر دیا۔ آپ ﷺ نے اپنی ہجرت سے پہلے ہی مسلمانوں کو ہجرت مدینہ کی اجازت دے دی کیونکہ وہاں مسلمان سکون کے ساتھ اپنے معبودِ حقیقی کی عبادت کر سکتے تھے لیکن آپ ﷺ حکمِ الٰہی کے منتظر تھے جب آپ ﷺ کو بارگاہِ الٰہی سے اجازت ملی تو آپ مدینہ ہجرت فرما گئے۔

سرورِ کائنات ﷺ کا اپنے آبائی شہر مکہ کو خیرآباد کہہ کر مستقل طور پر مدینہ چلے جانا اور وہاں پر ایک آزاد اسلامی ریاست قائم کرنا تاریخ اسلام کا ایک زریں باب ہے۔ یہیں سے اس اسلامی سلطنت کا آغاز ہوا جو آگے چل کر روئے زمین میں دینِ حق کی اشاعت کا سبب بنی۔

اسباب

ہجرت کے اہم اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ مکہ میں اشاعت اسلام پر پابندی

مکہ میں جتنی بھی سعید روحیں تھیں وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو چکی تھیں اور اب مزید اشاعت اسلام کی گنجائش نظر نہیں آتی تھی۔ شعب ابی طالب میں نظر بندی کے بعد سرداران قریش اسلام کی مخالفت میں اور زیادہ سرگرم عمل ہو گئے۔ جس سے اسلام کی اشاعت میں کمی واقع ہو گئی۔ آنحضرت ﷺ کسی ایسے مرکز کی تلاش میں تھے جہاں آپ ﷺ اسلام کی وسیع پیمانے پر تبلیغ و اشاعت کر سکیں۔

2۔ مسلمانوں پر مظالم

قریش مکہ اسلام کے سخت دشمن تھے اس لئے جو بھی شخص کلمہ توحید کا اقرار کرتا اس پر مصائب اور مشکلات کے پہاڑ توڑے جاتے اور اس کا جینا حرام کر دیا جاتا۔ حضرت بلال حبشیؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ، حضرت صہیب رومیؓ وہ ہستیاں ہیں جن کو راہِ حق میں سخت آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ خود آنحضرت ﷺ پر بھی قریش مکہ ظلم ڈھانے سے باز نہ آتے تھے۔ اہلِ مکہ نے مسلمانوں کے لئے ایسے حالات پیدا کر دیئے تھے کہ ان کا مکہ میں رہنا محال ہو گیا۔

3۔ ہجرت حبشہ کا کامیاب تجربہ

اس سے پہلے کچھ مسلمان اللہ کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے اور وہاں پر امن کی زندگی گزار رہے تھے۔ اس تجربہ نے مسلمانوں پر ثابت کر دیا کہ مکہ سے دور رہ کر وہ خوشحال زندگی گزار سکتے ہیں اور اسلام کے احکامات پر آزادی سے عمل کر سکتے ہیں۔ حبشہ کی نسبت مدینہ بہتر جگہ تھی۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کی اجازت عطا فرمائی۔

4۔ مدینہ کی دفاعی حیثیت

مدینہ دفاعی لحاظ سے ایک محفوظ مقام تھا۔ اس کے تین اطراف میں پہاڑ اور نخلستان تھے اور ایک ہی طرف سے حملہ کا خطرہ تھا جسے آسانی سے روکا جا سکتا تھا۔ مکہ کے تمام تجارتی راستے مدینہ کے پاس سے گزرتے تھے۔ ان پر پہرہ بٹھا کر قریش مکہ پر معاشی دباؤ ڈالا جا سکتا تھا۔

5۔ اہلِ مدینہ کا اشتیاق

مکہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت پر پابندی تھی۔ جبکہ مدینہ میں اسلام خوب پنپ رہا تھا۔ اہل مدینہ نے آنحضرت ﷺ پر جانثاری کی بیعت کی اور آپ ﷺ کو مدینہ آنے کی دعوت دی۔ اہلِ مدینہ کا آپ ﷺ کے ساتھ عقیدت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہ عہد لیا کہ غلبہ اسلام کے بعد آپ ﷺ مدینہ میں ہی قیام کریں گے۔ اہلِ مدینہ کے اس اخلاص کی بدولت آپ ﷺ نے مدینہ ہجرت کا فیصلہ فرمایا۔

6۔ اسلامی نظام کی تکمیل کا تقاضا

اسلامی نظام اجتماعیت کے فروغ کے لئے یہ ضروری تھا کہ مسلمان مکہ سے کسی پر امن مقام کی طرف ہجرت فرما جائیں۔ مکہ میں اسلام کے تمام پہلوؤں پر عمل کرنا ممکن نہ تھا۔ نماز باجماعت پر پابندی تھی جبکہ مدینہ میں سردارانِ قبائل تک حلقہ بگوش اسلام ہو چکے تھے۔ لہٰذا اسلامی نظام کی تکمیل اور اسلامی ریاست کے قیام کیلئے مدینہ بہترین جگہ تھی۔

7۔ حضرت ابوطالب اور حضرت خدیجہؓ کی وفات

عرب کے قبائلی نظام میں سرداران قبیلہ کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ اگرچہ آپ ﷺ کے چچا اور خانوادہ بنو ہاشم کے

سردار ابو طالب نے اسلام قبول نہیں کیا تھا لیکن وہ آنحضرت ﷺ کے ہمدرد اور غم خوار تھے۔ ان کی زندگی میں قریش مکہ آپ ﷺ کے خلاف کوئی بھی سخت اقدام کرنے سے باز رہے۔ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہؓ بھی مکہ کی با اثر خاتون تھیں اور بہت سے سرداران قریش پر ان کے احسانات تھے۔ ان بزرگ ہستیوں کی وفات پا جانے کے بعد قریش مکہ نے آپ ﷺ کے خلاف زیادتیوں کا سلسلہ تیز کر دیا۔ جس کے سبب آپ ﷺ کو مکہ چھوڑنا پڑا۔

8۔ آنحضرت ﷺ کو قتل کرنے کا منصوبہ

ہجرت مدینہ کا فوری سبب یہ ہوا کہ دارالندوہ میں سرداران قریش نے آپ ﷺ کو قتل کرنے کا خطرناک منصوبہ تیار کیا تا کہ ہادیِ اسلام سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکے۔ منصوبہ کو عملی شکل دینے کے لئے ایک رات کا انتخاب بھی کر لیا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو کفار کے اس ناپاک ارادہ سے محفوظ رکھا۔

9۔ اذنِ الٰہی

ہجرت کا سب سے بڑا سبب حکم خداوندی تھا۔ مسلمان پہلے ہی ایک ایک کر کے مکہ چھوڑ چکے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو کفار کے ناپاک ارادہ سے خبردار کرنے کے بعد اجازت فرمائی کہ آپ ﷺ مکہ چھوڑ کر مدینہ ہجرت فرما جائیں۔

ہجرت مدینہ کے واقعات

آنحضرت ﷺ کے گھر کا محاصرہ اور روانگی

دارالندوہ میں مختلف قبائل کا اجلاس ابوجہل کی زیر قیادت ہوا جس میں یہ طے پایا کہ ہر قبیلے کا ایک ایک نوجوان آنحضرت ﷺ کے مکان کا محاصرہ کرے اور جب آپ ﷺ صبح نماز کے لئے نکلیں تو سب مل کر حملہ کر دیں۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کفار نے ۲۷ صفر ۱۳ نبوی کو آپ ﷺ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو قریش کے ناپاک ارادوں سے آگاہ کر دیا اور آپ کو مکہ سے ہجرت کا حکم فرمایا۔ آنحضرت ﷺ کے پاس اہل مکہ کی کچھ امانتیں تھیں۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹایا اور ان سے فرمایا کہ بلا خوف وخطر میرے بستر پر سو رہو دشمن تمہیں گزند نہیں پہنچا سکے گا۔ صبح لوگوں کی امانتیں ان کے حوالے کر کے یثرب (مدینہ) چلے آنا۔

قریش کسی کے گھر میں گھس کر حملہ کرنے کو معیوب خیال کرتے تھے۔ اس لئے دروازے پر آپ ﷺ کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگے۔ اللہ کے حکم سے تمام پہرہ دار سو گئے اور آپ ﷺ ان کے درمیان سے سورہ یٰس کی تلاوت کرتے ہوئے نکل گئے۔ وہاں سے آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کا حکم دے دیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلے ہی سے اس کے لئے تیار تھے۔ چنانچہ حق کے علمبرداروں کا یہ قافلہ راتوں رات مکہ سے جبلِ ثور کی

طرف روانہ ہوا۔ روانگی کے وقت آنحضرت ﷺ نے کعبہ کو دیکھ کر فرمایا ''مکہ تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے۔ لیکن تیرے فرزند مجھ کو یہاں رہنے نہیں دیتے''۔

غارِثور میں قیام

رات کی تاریکی میں آنحضرت ﷺ تقریباً تین میل کا سفر طے کر کے جبل ثور کی طرف بڑھے اور وہاں ایک غار میں پناہ لی جس کو غارِ ثور کہتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی روانگی کے بعد صبح جب قریش نے دیکھا کہ ان کے بستر پر حضرت علیؓ سو رہے ہیں اور آپ ﷺ مکہ سے بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے تو ان کو کافی شرمندگی اور ندامت ہوئی اور یہ اعلان کیا کہ جو شخص حضرت محمد ﷺ کو پکڑ لائے گا اس کو سو اونٹ انعام دیا جائے گا۔ چنانچہ انعام کے لالچ میں بہت سے لوگ آپ ﷺ کے تعاقب میں نکل پڑے۔ ایک متلاشی گروہ آپ ﷺ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار کے منہ تک پہنچ گیا۔ آہٹ سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ پریشان ہوئے کہ کہیں یہ لوگ آنحضرت ﷺ کو نقصان نہ پہنچائیں لیکن آنحضرت ﷺ کے اطمینان کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (ترجمہ۔ ''گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے'')

اللہ تعالیٰ نے غار کے منہ پر ایسے اسباب پیدا کر دیئے جن کو دیکھ کر تلاش کرنے والے غار کے دہانے سے ہی واپس لوٹ گئے۔

غارِثور سے روانگی

آنحضرت ﷺ اور آپ کے یارِ غار حضرت ابوبکر صدیقؓ تین دن تک اس غار میں رہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ دن بھر کی کاروائی سے آنحضرت ﷺ کو آگاہ کر جاتے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے غلام عامر بن فہیرہؓ انہیں بکریوں کا دودھ پلا آتے اور عبداللہ بن ابوبکرؓ کے پیچھے بکریاں ہانک لاتے تاکہ قریش مکہ حضرت عبداللہؓ کے قدموں کے نشانات نہ دیکھ سکیں۔ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ آپ کو کھانا پہنچا آتی تھیں۔

چوتھی رات کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر سے دو اونٹنیاں آگئیں اور آپ ﷺ اپنے راہنما عبداللہ بن اریقط کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا غلام عامر بن فہیرہؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔

سراقہ بن جعشم کا تعاقب

یکم ربیع الاوّل بروز دوشنبہ کو چار افراد پر مشتمل یہ مختصر سا قافلہ مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ سفر زیادہ تر رات کو کیا جاتا تھا اور اصل راستہ چھوڑ کر ساحلی راستہ اختیار کیا گیا تاکہ قریش آپ ﷺ کو دیکھ نہ سکیں۔ اس کے باوجود سراقہ بن جعشم نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور آپ ﷺ کو گرفتار کرنے کے لئے گھوڑا آگے دوڑایا۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ سے دعا کی تو اس کے

گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ وہ اٹھا اور پھر سوار ہو کر آپ ﷺ کی طرف بڑھا۔ لیکن پھر ٹھوکر کھائی۔ تین دفعہ ٹھوکر کھانے کے بعد اس نے آنحضرت ﷺ سے امان طلب کی اور آپ ﷺ کی گرفتاری اور انعام سے آپ ﷺ کو آگاہ کیا۔ آپ ﷺ نے عامر بن فہیرہؓ سے اس کے لئے امان نامہ لکھوادیا۔

قباء میں قیام

۸ ربیع الاوّل ۱۳ نبوی بروز دوشنبہ آنحضرت ﷺ اپنے رفقاء کے ساتھ مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر وادی قباء پہنچے اور وہاں پر آپ ﷺ نے کلثوم بن الہدم کے گھر چودہ دن تک قیام فرمایا۔ یہاں پر آپ ﷺ نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی جس کو مسجد قباء کہتے ہیں۔ یہ اسلام کی پہلی مسجد ہے۔ حضرت علیؓ بھی لوگوں کی امانتیں واپس کر کے قباء میں ہی آپ ﷺ سے آملے۔

مدینہ میں داخلہ

قباء سے آپ ﷺ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے راستے میں بنوسالم کے محلّہ میں نماز جمعہ کی فرضیت کا حکم آیا اور آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ کے ساتھ پہلی نماز جمعہ ادا فرمائی۔ مدینہ میں آپ ﷺ کا بڑا پر تپاک استقبال کیا گیا۔ خاص طور پر آپ ﷺ کے ننھیالی رشتہ دار بڑی سج دھج سے استقبال کے لئے آئے تھے۔ بچیاں بڑے محبت بھرے انداز میں یہ اشعار گنگنا رہی تھیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا (ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہوا)

مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ (کوہ وداع کی پہاڑیوں سے)

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا (ہم پر اللہ کا شکر واجب ہے)

مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ (جب تک کہ دعا مانگنے والے دعا مانگیں)

ہر شخص کی خواہش تھی کہ آنحضرت ﷺ اس کو شرف میزبانی بخشیں لیکن یہ سعادت حضرت ابوایوب انصاریؓ کے حصہ میں آئی اور آپ ﷺ سات ماہ تک حضرت ابوایوب انصاریؓ کے ہاں مقیم رہے۔ آنحضرت ﷺ کی آمد کے بعد یثرب کو لوگ مدینۃ النبی ﷺ کہنے لگے اور پھر رفتہ رفتہ یہ نام صرف مدینہ رہ گیا۔

ہجرت کے نتائج

ہجرت مدینہ تاریخ اسلام کا ایک اہم واقعہ ہے اس کے نتائج مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ پرسکون ماحول

مکہ میں مسلمان چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرے ہوئے تھے۔ وہاں انہیں طرح طرح کی اذیتیں دی جاتی تھیں۔

مدینہ میں اس ظلم وستم کا خاتمہ ہوا۔ مسلمانوں کو ایک پرسکون ماحول میسر آیا جہاں وہ آزادی کے ساتھ ایک خدا کی عبادت اور بندگی کرنے لگے۔

2۔ غلبہ اسلام و اشاعت اسلام

مسلمانوں کی انتہائی کوشش کے باوجود مکہ میں اسلام کی اشاعت میں خاطر خواہ اضافہ نہ ہوسکا۔ ہجرت کے بعد اسلام نے ترقی کی اور لوگ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ تھوڑے ہی عرصے میں اسلام عرب کے طول و عرض میں پھیل گیا۔

3۔ اہلِ مکہ پر دباؤ

اہلِ مکہ اسلام اور مسلمانوں کے جانی دشمن تھے اور مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوششیں کرتے رہتے تھے۔ ہجرت کا یہ فائدہ ہوا کہ مسلمانوں کو قریش کی اقتصادی ناکہ بندی کرنے کا موقع مل گیا۔ یہ ناکہ بندی مسلمانوں کے لئے خیر اور بہتری کا پیغام لائی۔

4۔ اوس اور خزرج کا اتحاد

مدینہ میں دو قبیلے اوس اور خزرج آباد تھے جو آپس میں لڑتے رہتے تھے۔ ہجرت کی برکت سے ان میں اتحاد پیدا ہوا اور ان کے باہمی تعلقات بہتر ہوئے۔ جس سے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچا۔

5۔ اسلامی ریاست کا قیام

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ہجرت مدینہ کے بعد ایک ایسی اسلامی ریاست تشکیل دی گئی جس میں اسلام کے تمام قوانین کا نفاذ کیا گیا اور اسلام کے نظام اجتماعیت کو عملی شکل مل گئی۔

6۔ ایمان کی کسوٹی

ہجرت مدینہ اسلام میں کھرے اور کھوٹے کی پہچان بن گئی۔ جو سچے مسلمان تھے انہوں نے اللہ کی رضا کے لئے اپنا گھر بار چھوڑ دیا اور جو منافق تھے انہوں نے ہجرت پر دنیاوی مال کو ترجیح دی۔ اس طرح سے ہجرت ایمان کی کسوٹی ثابت ہوئی۔

7۔ اخوت کا فروغ

اسلام میں ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کا بھائی کہا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ہجرت کے موقع پر ایک انصاری کو ایک مہاجر کا بھائی قرار دیکر اس رشتہ اخوت کو اور زیادہ مضبوط کر دیا اور یہ رشتہ اخوت اتنا مضبوط اور مستحکم ہوا کہ حقیقی اور مواخاتی بھائی میں تمیز کرنا مشکل ہو گیا۔

8۔ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر

مسجد کو دینِ اسلام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ہجرت مدینہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی۔

جس میں نہ صرف یہ کہ نماز باجماعت ادا کی جاتی تھی بلکہ مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل بھی تلاش کیا جاتا تھا۔

9۔ مسلمانوں کی قوت میں اضافہ

ہجرت کے بعد مسلمانوں کی تعداد اور قوت میں اضافہ ہوا۔ مسلمانوں کی تمام قوت ایک مرکز پر جمع ہوگئی اور اسے نشو و نما پانے کے بہتر مواقع مل گئے۔ چند ہی سالوں میں مسلمان اس قابل ہو گئے کہ انہوں نے پورے عرب کو زیر کر لیا۔

10۔ معاشی خوشحالی

مہاجرین اپنا گھر بار اور کاروبار چھوڑ کر انتہائی کسمپرسی کی حالت میں مدینہ آئے تھے۔ مکہ میں قریش نے مسلمانوں کا معاشرتی مقاطعہ کر رکھا تھا۔ اس لئے مسلمان معاشی لحاظ سے انتہائی پست ہو چکے تھے۔ مدینہ میں ان کو سیاسی استحکام اور پر امن ماحول میسر آیا۔ جس سے انہیں دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا موقع ملا۔ اپنی محنت اور دیانت سے تھوڑے ہی عرصہ میں مہاجرین معاشی طور پر بھی مضبوط ہو گئے۔

مشق

1۔ ذیل میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

i) ہجرت مدینہ کے بڑے بڑے اسباب کیا تھے؟ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ii) ہجرت مدینہ کے واقعات کو اختصار کے ساتھ بیان کریں۔

iii) ہجرت مدینہ کی اہمیت پر مختصر مگر جامع نوٹ لکھیں۔

2۔ ذیل میں دیئے گئے جملوں میں صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں۔

i) مکی دور ۱۳ برس پر مشتمل تھا۔ ان ۱۳ برسوں میں پورے مکہ نے اسلام قبول کر لیا۔ (ص۔غ)

ii) آنحضرت ﷺ کو ۱۳ سن نبوی میں ہجرتِ مدینہ کی اجازت ملی۔ (ص۔غ)

iii) مسلمانوں نے ظلم و ستم سے تنگ آ کر ہجرت کا فیصلہ کیا۔ (ص۔غ)

iv) عبداللہ بن اریقط غارِ ثور میں آنحضرت ﷺ اور سیدنا ابوبکرؓ کیلئے کھانا لایا کرتا تھا۔ (ص۔غ)

3۔ خالی جگہ پُر کریں۔

i) آنحضرت ﷺ .... کے روز مدینہ پہنچے۔

ii) مدینہ کا پرانا نام .... تھا۔

(iii مکہ میں نبی پاک ﷺ کی گرفتاری اور قتل پر............اونٹوں کا انعام مقرر کیا گیا۔

(iv آنحضرت ﷺ نے قباء میں............روز قیام فرمایا۔

4۔ اشارہ ڈھونڈیے۔

(i دف بجائے گئے، میٹھے میٹھے اشعار پڑھے گئے۔

(ii انصاری صحابی، ۷ ماہ قیام، آنحضرت ﷺ کی میزبانی کا شرف

(iii مختصر سا قافلہ، وادیٔ تہامہ، بحرِ احمر، مدینہ منزل

(iv رات کا وقت، ہونٹوں پر سورۃ یٰس کی آیات، مٹی پھینکی گئی

5۔ پوچھے گئے سوالات کا مختصر جواب لکھیں۔

(i آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو ہجرت کے سفر میں اپنے ساتھ کیوں نہ رکھا؟

(ii مکہ کے کفار دعوت حق سے کیوں انکار کرتے تھے؟

(iii آنحضرت ﷺ نے تیرہ برس بعد ہی ہجرت کیوں فرمائی۔ یہ ہجرت پہلے بھی تو کی جا سکتی تھی؟

(iv گھر سے نکلتے وقت حضور ﷺ کس سورۃ کی تلاوت فرما رہے تھے؟